حافظ زبیر علی زئی

نصب العماد

في تحقیق:

الحسن بن زیاد

راقم الحروف نے محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی کے بارے میں ایک تحقیقی مضمون " النصر الرباني في ترجمة محمد بن الحسن الشيباني " لکھا تھا (۲۶ جون ۲۰۰۴ء) جو کہ الحدیث: ۷ (ص ۱۱ تا ۲۰) میں شائع ہوا تھا (ج اشمارہ: ۷، دسمبر ۲۰۰۴ء) اس مضمون میں یہ ثابت کیا تھا کہ محمد بن الحسن الشیبانی: کذاب، ضعیف اور مردود الروایت ہے، اس سے منسوب کتابیں با سند صحیح و حسن ثابت نہیں ہیں۔ مضمون کے اختتام پر یہ لکھا تھا کہ: "آخر میں دیوبندی و بریلوی و حنفی حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ وہ غصہ تھوکتے ہوئے، اصولِ حدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اپنے صاحبین والے "امام" محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی کی توثیق ثابت کرنے کی کوشش کریں اور اس سے منسوب کتابوں کی اس تک اصل اسانید پیش کر کے ان اسانید کو ثابت کریں، اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہوئے تو شکریہ کے ساتھ اسے قبول کر کے " الحدیث "میں شائع کر دیا جائے گا، وما علينا إلا البلاغ" (الحدیث: ۷ ص ۲۰)

مگر تادمِ تحریر (۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / ۵ مئی ۲۰۰۵ء) اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اب حسن بن زیاد اللؤلؤی (حنفی فقیہ) کے حالات بلحاظِ جرح و تعدیل پیشِ خدمت ہیں۔ سب سے پہلے لسان المیز ان میں سے حسن بن زیاد کا تذکرہ نقل کر کے اس کا ترجمہ و تحقیق قلم بند کی ہے، اور بعد میں دیگر فوائد کا استدراک کیا ہے۔ اس تمام تحقیق میں اصولِ حدیث اور اصولِ جرح و تعدیل کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ ثابت اور غیر ثابت، دونوں کو واضح کر دیا گیا ہے تا کہ کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا ﴾ اور جب بات کرو تو عدل و انصاف (سے بات) کرو۔

[سورۃ الانعام: ۱۵۲]

اس مضمون میں یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ حسن بن زیاد لؤلؤی کذاب خبیث اور غلط حرکات کا مرتکب ایک ساقط العدالت فقیہ تھا۔ کوثری پارٹی (محمد زاہد کوثری اور ذریتِ کوثری) دن رات، جھوٹ کو سچ اور سیاہ کو سفید ثابت کرنے کی کوشش میں مگن ہے۔ جلیل القدر محدثین کرام کی گواہیوں کے مقابلے میں ان لوگوں کا حسن بن زیاد مذکور کو ثقہ و موثق ثابت کرنے کی کوشش باطل ہے۔ سب سے پہلے لسان المیزان کی عبارت مع ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

" الحسن بن زياد اللؤلؤي الكوفي عن ابن جريج وغيره ، وتفقه على أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ روى أحمد بن أبي مريم و عباس الدوري عن يحيى بن معين : كذا ب، وقال محمد بن عبدالله ابن نمير : يكذب على ابن جريج ، وكذا كذبه أبو داؤد فقال: كذاب غير ثقة "

حسن بن زیاد اللؤلؤی الکوفی، ابن جریج وغیرہ سے (اس نے روایت کی ہے) اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فقہ سیکھی ہے۔ [۱]

احمد (بن سعد بن الحکم) ابن ابی مریم [۲] اور عباس (بن محمد) الدوری [۳] نے (حسن بن زیاد کے بارے میں) یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ: کذاب ہے۔ محمد عبداللہ بن نمیر نے کہا: وہ ابن جریج پر جھوٹ بولتا ہے [۴] اور اسی طرح اسے ابوداؤد (سلیمان بن اشعث، صاحب السنن) نے جھوٹا قرار دیا اور فرمایا: وہ کذاب غیر ثقہ ہے۔ [۵]

(لسان المیزان ۲/۲۰۸)

" وقال ابن المديني : لا يكتب حديثه وقال أبو حاتم : ليس بثقة ولا مأمون وقال الدارقطنی : ضعيف متروك وقال محمد بن حميد الرازي : مارأيت أسوأصلوة منه "

(علی بن عبداللہ بن جعفر، عرف) ابن المدینی نے کہا: اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی [۶] اور ابوحاتم (الرازی) نے کہا: وہ نہ ثقہ ہے اور نہ مامون (امین، قابلِ اعتماد) ہے۔ [۷]

---

(۱) حسن بن زیاد نے ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے فقہ سیکھی/اس کی صحیح متصل دلیل معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(۲) صحیح/الکامل لابن عدی (۲/۷۳۱ ت ۴۵۰) لفظ "كذوب ليس بشيً " وسندہ صحیح

(۳) صحیح/تاریخ ابن معین (روایۃ عباس الدوری: ۱۷۶۵) وضعفہ فی بعض الروایات (انظر الضعفاء للعقیلی ۱/۲۲۷ وسندہ حسن وتاریخ بغداد ۷/۳۱۶ وسندہ حسن ولاتناقض فی الأقوال

(۴) ضعیف/الکامل (۲/۷۳۱) وسندہ ضعیف، اس میں ابن سعید (یعنی ابن عقدہ) راوی ضعیف ہے دیکھئے سوالات حمزہ السہمی (۱۶۶) والکامل (۱/۲۰۹) و تاریخ بغداد (۲/۲۳۷) ولسان المیزان (۱/۲۶۳-۲۶۶) والتنکیل للمعلمی الیمانی (۱/۴۶۱ ت ۲۱۹) ومقدمۃ مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ (بتحقیقی ص ۱۴، ۱۵)

(۵) ضعیف/تاریخ بغداد (۷/۳۱۷ ت ۳۸۲۷) بلفظ " كذاب غير ثقة ولا مأمون " وسندہ ضعیف، اس کا راوی ابوعبید محمد بن علی الآجری غیر موثق و مجہول الحال ہے۔ دیکھئے مقدمۃ سوالات الآجری (ص ۴۱) اور میری کتاب: القول المتین فی الجھر بالتامین (ص ۲۰، ۲۱)

(۶) ضعیف/تاریخ بغداد (۷/۳۱۶) بلفظ " أسد بن عمرو والحسن بن زياد اللؤلؤي لا يكتب حديثهما" وسندہ ضعیف، اس کے راوی عبداللہ بن علی بن عبداللہ المدینی کی توثیق نامعلوم ہے دیکھئے تاریخ بغداد (۱۰/۹، ۱۰ ت ۵۱۱۹) وسوالات حمزہ السہمی للدارقطنی وغیرہ (۳۲۳) بلکہ امام دارقطنی کا ایک قول اس راوی کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (دیکھئے سوالات السہمی: ۳۸۷)

(۷) صحیح/الجرح والتعدیل (۳/۱۵) بلفظ " ضعيف الحديث ليس بثقةو لا مأمون" اور یہی قول علل الحدیث لابن ابی حاتم (۲/۴۳۲ ح ۲۸۰۶) میں موجود ہے۔

دارقطنی نے کہا: ضعیف متروک ہے [۱] محمد بن حمید الرازی [۲] نے کہا: میں نے اس سے زیادہ، غلط طریقے پر نماز پڑھنے والا کوئی

نہیں دیکھا[۳] (لسان المیزان ۲/۲۰۸)

" البويطي: سمعت الشافعي يقول: قال لي الفضل بن الربيع : أنا أشتهي مناظر تک و اللؤلؤي : فقلت[إنه] ليس هناک، فقال: أنا أشتهي ذلک ، قال: فأحضرنا و أتينا بطعام فأكلنا ، فقال رجل معي له : ما تقول في رجل قهقه فى الصلوة؟ قال: بطلت صلا ته،قال: فطهارته ؟ قال: وطهارته ، قال: فما تقول فى رجل قذف محصنة فى الصلوة ؟ قال: بطلت صلاته ، قال: وطهارته ؟ قال: بحالها، فقال له : قذف المحصنات أيسر من الضحک فى الصلوة؟ قال: فأخذ اللؤلؤى نعليه وقام، فقلت للفضل : قد قلت لک إنه ليس هناک "

بویطی[۴] سے روایت ہے کہ میں نے (امام محمد بن ادریس) الشافعی[۵] سے سنا، انہوں نے فرمایا: مجھے (وزیر) فضل بن ربیع ([۶]) نے کہا: میں آپ کا لؤلؤی سے مناظرہ کرانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: وہ نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا: میں کرانا چاہتا ہوں۔ پس اس نے ہمیں اکٹھا کیا اور کھانا لایا گیا تو ہم نے کھایا۔ میرے ایک ساتھی نے اس (لؤلؤی) سے کہا: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: نماز باطل ہوگئی۔ اس آدمی نے کہا: اور وضوء؟ لؤلؤی نے کہا: وضوء بھی ٹوٹ گیا۔ اس آدمی نے پوچھا: آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو نماز میں کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے؟ اس نے کہا: نماز فاسد ہوگئی، ☆ اس نے پوچھا: اور وضوء؟ لؤلؤی نے کہا: وضوء برقرار ہے۔ تو وہ آدمی بولا: آپ کے نزدیک نماز میں پاک دامن پر زنا کی تہمت لگانا نماز میں ہنسنے

---

(۱) صحیح / تاریخ بغداد (۷/۳۱۷) بلفظ "كذاب كوفي متروک الحديث " وسندہ صحیح، وسوالات البرقانی (۸۸) بلفظ "وذكره الدارقطنى فى كتاب الضعفاء والمتروكين" (۱۸۷)

تنبیہ: "ضعیف" والا قول باسند صحیح نہیں ملا۔ کذاب متروک والا قول صحیح ہے۔

(۲) حافظ ضعیف وکان ابن معین حسن الرأی فیہ (تقریب التہذیب: ۵۸۳۴) یہ الرازی سخت مجروح راوی ہے، دیکھئے تہذیب التہذیب (۹/۱۲۷۔۱۳۱) وغیرہ،

(۳) ضعیف / الکامل (۲/۷۳۱) وسندہ ضعیف، اس کا راوی احمد بن حفص السعدی ضعیف ہے۔ دیکھئے الکامل (۱/۲۰۲، ۲۰۳) ولسان المیزان (۱/۱۶۲، ۱۶۳)

(۴) یوسف بن یحیی القرشی۔۔صاحب الشافعي ثقۃ فقیہ من أهل السنۃ (التقریب: ۷۸۹۲)

(۵) فقیہ البدن صدوق اللسان، قالہ أبو حاتم الرازي (آداب الشافعي ومناقبہ لابن ابی حاتم ص ۲۶ وسندہ صحیح)

(۶) حاجب (أمیر المؤمنین) ہارون الرشید (تاریخ بغداد ۱۲/۳۴۳ ت ۶۷۸۵)

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ نماز میں ہنسنے کی وجہ سے دوبارہ وضوء کرنے کے قائل نہیں تھے۔ (سنن دارقطنی ۱/۱۷۱ ح ۶۵۰ وسندہ صحیح) یہی تحقیق عطاء بن ابی رباح (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۸۷ ح ۳۹۱۳ وسندہ صحیح) عروہ بن الزبیر (ابن ابی شیبہ ح ۳۹۱۲ وسندہ صحیح) محمد بن مسلم الزہری (مصنف عبدالرزاق ۲/۳۷۷ ح ۳۷۶۵ وسندہ صحیح) اور قاسم بن محمد (عبدالرزاق: ۳۷۶۹ وسندہ صحیح) کی ہے۔ یاد رہے کہ نماز میں ہنسنے سے نماز بالاجماع ٹوٹ جاتی ہے۔ (الاجماع لابن المنذر ص ۳۲ رقم: ۶)

سے کم تر ہے؟ تو لؤلؤی اپنے جوتے لے کر اٹھ کھڑا ہوا (اور بھاگ گیا) میں نے فضل سے کہا: میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ اس کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ وہ مناظرہ کر سکے [۱] (لسان المیزان ۲/۲۰۸)

"وقال محمد بن رافع النيسا بوری : كان الحسن بن زياد يرفع رأسه قبل الإمام ويسجد قبله ، مات سنةأربع وما ئتين وكان رأساً فی الفقه ، انتهی

وقال النضر بن شميل لرجل كتب الحسن بن زياد : لقد جلبت إلى بلدک شراً"

محمد بن رافع النیسابوری [۲] نے کہا: حسن بن زیاد (نماز میں) امام سے پہلے سر اٹھاتا تھا اور امام سے پہلے سجدہ کرتا تھا [۳] وہ دوسو چار (۲۰۴ھ) میں فوت ہوا اور (حنفی) فقہ میں سردار تھا [۴] انتھی [۵]

نضر بن شمیل نے ایک آدمی سے کہا، جس نے حسن بن زیاد کی کتابیں لکھی تھیں: تو اپنے علاقے کی طرف شر لے گیا ہے [۶]

(لسان المیزان ۲/۲۰۹)

" وقال جزرة : ليس بشئ ، لا هو محمود عند أصحابنا ولا عندهم يعنی أصحابه ، قيل له : بأي شئ تتهمه؟ قال: بداء سوء وليس هو فی الحديث بشئ،

وقال أبوداود : عن الحسن بن علي الحلواني : رأيت اللؤلؤی قبّل غلاماً وهو ساجد،

وقال أبو داود ما تقدم وزاد : ولا مأمون ، وقال أبو ثور : ما رأيت أكذب من اللؤلؤي ، كان على طرف لسانه : ابن جريج عن عطاء "

اور (صالح بن محمد البغدادی) جزرہ [۷] نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، نہ ہمارے ساتھیوں کے نزدیک اچھا ہے اور نہ اپنے ساتھیوں کے نزدیک اچھا ہے۔ پوچھا گیا کہ آپ اسے کس چیز میں متہم سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بری بیماری کے

---

(۱) صحیح / الکامل (۲/۷۳۱) وعنہ البیہقی فی مناقب الشافعي (۱/۲۱۸، ۲۱۹) ابوجعفر محمد بن زاہر بن حرب بن شداد النسائی کے بارے میں ابوحاتم الرازی نے کہا: ولم یکن بہ بأس (الجرح والتعدیل ۷/۲۶۰)

دوسری سند (آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ص ۱۲۸، اس میں ابومحمد السجستانی کی توثیق نامعلوم ہے، تاریخ دمشق لابن عساکر ۵۴/۲۹۹ عن ابن ابی حاتم وعندہ ابوالحسن السجستانی!؟) تیسری سند (مناقب الشافعی للبیہقی ۱/۲۱۷، ۲۱۸، اس میں ابوسلیمان نامعلوم ہے)

(۲) ثقۃ عابد (تقریب التھذیب: ۵۸۷۶)

(۳) صحیح / کتاب الضعفاء للعقیلی (۱/۲۲۷، ۲۲۸ ت ۲۷۶) وسندہ صحیح، اخبار القضاۃ لوکیع بن خلف (۳/۱۸۹)

(۴) ہم ایسی فقہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جس میں امام سے پہلے سجدہ کیا جائے اور امام سے پہلے سر اٹھایا جائے۔ نماز کی حالت میں لڑکوں کے بوسے لئے جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " أما يخشى الذي يرفع رأسه قبل الإمام أن يحول الله رأسه حمار؟" جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا اسے اس کا ڈر نہیں کہ اللہ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے؟ (صحیح مسلم: ۴۲۷ واللفظ لہ وصحیح البخاری: ۶۹۱)

(۵) یہاں تک میزان الاعتدال (۱/۴۹۱ ت ۱۸۴۹) کی عبارت ہے۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر کا کلام ہے۔

(۶) ضعیف / تاریخ بغداد (۷/۳۱۵) وسندہ ضعیف

اس میں عمر بن العباس القزوینی (تاریخ بغداد ۲۹۱/۴) غیر موثق ہے اور احمد بن محمد الذہبی البلخی نامعلوم ہے۔
(۷) وکان صدوقاً ثبتاً أمیناً الخ (تاریخ بغداد ۳۲۳/۹ ت ۴۸۶۲)

ساتھ [۱] اور وہ حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے [۲] ابوداؤد نے حسن بن علی الحلوانی [۳] سے نقل کیا کہ: میں نے دیکھا، لؤلؤی نے سجدے کی حالت میں ایک لڑکے کا بوسہ لیا تھا [۴]

ابوداؤد کا قول پہلے (شروع میں) گزر چکا ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ: ولامأمون [۵]

ابوثور (ابراہیم بن خالد) نے کہا: میں نے لؤلؤی سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن جریج عن عطاء والی سند اس کی زبان پر (ہر وقت) جاری تھی [۶] (لسان المیزان ۲۰۹/۲)

" وقال أحمد بن سليمان الرهاوي : رأيته يوماً في الصلوة وغلام أمرد إلى جانبه في الصف فلما سجدوا مديده إلى خد الغلام فقرصه ففارقته ، فلا أحدث عنه ، وقيل ليزيد بن هارون : ما تقول في اللؤلؤي ؟
فقال: أومسلم هو ؟ وقال يعلى بن عبيد: اتق اللؤلؤي
وقال ابن أبي شيبة : كان أبو أسامة يسميه الخبيث"

احمد بن سلیمان الرہاوی [۷] نے کہا: میں نے ایک دن اسے نماز میں دیکھا۔ اس کے ساتھ صف میں ایک بغیر ڈاڑھی مونچھ کے لڑکا تھا۔ جب وہ سجدہ کرتے تو یہ اپنا ہاتھ لمبا کر کے لڑکے کی رخسار پر چٹکی بھرتا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا میں اس سے حدیث بیان نہیں کرتا [۸] یزید بن ہارون [۹] سے کہا گیا: آپ کا لؤلؤی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا وہ مسلمان ہے؟ [۱۰]

یعلی بن عبید [۱۱] نے کہا: لؤلؤی سے بچو [۱۲]

(ابوبکر) ابن ابی شیبہ نے کہا: ابواسامہ اسے خبیث کہتے تھے [۱۳] (لسان المیزان ۲۰۹/۲)

---

(۱) یعنی قومِ لوط کی حرکات والی بیماری۔
(۲) ضعیف / تاریخ بغداد (۳۱۵/۷) اس میں ابوالعلاء، محمد بن علی الواسطی ضعیف ہے، دیکھئے تاریخ بغداد (۳/ ۹۵-۹۹ ت ۱۰۹۴) ومیزان الاعتدال (۶۵۴/۳) ولسان المیزان (۵/ ۲۹۶، ۲۹۷)
(۳) ثقۃ، حافظ لہ تصانیف (التقریب: ۱۲۶۲)
(۴) صحیح / تاریخ بغداد (۳۱۶/۷ وعندہ الحسن بن زیاد الحلوانی وھو خطأ مطبعي) وسندہ صحیح
(۵) دیکھئے ص ۳۱

(٦) ضعیف/ تاریخ بغداد (٧/ ٣١٧) وسندہ ضعیف، ابوعبید الآجری مجہول الحال ہے۔

(٧) ثقۃ حافظ (تقریب التہذیب: ٤٣)

(٨) ضعیف/ الکامل (٢/ ٧٣١) وسندہ ضعیف، اس میں ابن حماد الدولابی ضعیف ہے اور ابراہیم بن الاصبع نامعلوم التوثیق ہے۔

(٩) ثقۃ متقن عابد (تقریب التہذیب: ٧٧٨٩)

" وقال يعقوب بن سفيان والعقيلي والساجي: كذاب ، وقال النسائي : ليس بثقة ولا مأمون ، قلت: ومع ذلک كله فأخرج له أبو عوانة فی مستخرجه والحاکم فی مستدرکه وقال مسلمة ابن قاسم : كان ثقة رحمه الله تعالیٰ "

یعقوب بن سفیان[1] عقیلی[2] اور الساجی[3] نے کہا: کذاب ہے۔ اور نسائی نے کہا: نہ وہ ثقہ ہے اور نہ مامون ہے۔[4] میں کہتا ہوں[5] ان تمام (جروح) کے باوجود ابوعوانہ نے اس سے مستخرج[6] میں اور حاکم نے مستدرک[7] میں روایت لی ہے اور مسلمہ بن قاسم[8] نے کہا: وہ ثقہ تھا رحمہ اللہ تعالیٰ

(لسان المیزان ٢/ ٢٠٨، ٢٠٩ ت ٢٤٧٠ ختم شد)

---

(١) صحیح/ کتاب المعرفۃ والتاریخ (٣/ ٥٦) وقال: "الحسن اللؤلؤي كذاب"

(٢) یہ حوالہ نہیں ملا، تاہم عقیلی نے اسے اپنی کتاب الضعفاء (١/ ٢٢٧) میں ذکر کیا ہے۔

(٣) یہ حوالہ نہیں ملا۔

(٤) کتاب الضعفاء والمتروکین (١٥٦) وقال النسائی فی الطبقات (ص ٢٦٦ دوسرا نسخہ ص ٣١٠) "والحسن بن زیاد اللؤلؤی کذاب خبیث" نیز دیکھئے الحدیث: ٧ ص ١١

(٥) یعنی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

(٦) اگر مستخرج ابوعوانہ میں جمہور محدثین کے نزدیک مجروح راوی کی روایت ہو تو اس کی توثیق کی دلیل نہیں ہے۔ حافظ ذہبی ایک راوی عبداللہ بن محمد البلوی کے بارے میں لکھتے ہیں: " روى عنه أبو عوانة فی صحيحه فی الاستسقاء خبراً موضوعاً" (میزان الاعتدال ٢/ ٤٩١ ولسان المیزان

(۳۳۸/۳

(۷) اگر مستدرک میں جمہور محدثین کے نزدیک مجروح راوی کی روایت ہو تو یہ اس کی توثیق کی دلیل نہیں ہے۔

عاصم بن سلیمان الکوزی کی روایت مستدرک (۳/ ۵۸۹ ح۶۴۹۲) میں ہے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں: "عاصم کذاب" نیز دیکھئے لسان المیزان (۳/ ۲۱۸، ۲۱۹)

(۸) مسلمہ بن قاسم بذات خود ضعیف ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/ ۱۱۲) ولسان المیزان (۶/ ۳۵)

سابقہ صفحات پر جروح کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ درج ذیل محدثین نے حسن بن زیاد پر جرح کی ہے۔

(۱) ابن معین (۲) ابوحاتم الرازی (۳) دارقطنی (۴) الشافعی (۵) محمد بن رافع النیسابوری (۶) الحسن بن علی الحلوانی (۷) یزید بن ہارون (۸) یعلی بن عبید (۹) یعقوب بن سفیان (۱۰) العقیلی (۱۱) النسائی (رحمہم اللہ اجمعین)

ان جمہور کے مقابلے میں اگر ابوعوانہ وحاکم کی توثیق مل جاتی تو بھی مردود تھی۔ یاد رہے کہ درج بالا محدثین میں سے ابن معین، نسائی اور یعقوب بن سفیان اور الفارسی وغیرہم کی جرح بہت شدید ہے۔

اب کچھ مزید حوالے پیشِ خدمت ہیں۔

(۱۲) اسحاق بن اسماعیل الطالقانی (ثقہ عندالجمہور) نے کہا: ہم (امام) وکیع (بن الجراح) کے پاس تھے کہ کہا گیا: بے شک (آج کل) سنت قحط میں (اور کمزور) ہے! تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہ قحط میں ہو، حسن اللؤلؤی اور حماد بن ابی حنیفہ جو قاضی بنے بیٹھے ہیں! (کتاب الضعفاء للعقیلی ۱/ ۲۲۸ وسندہ صحیح)

(۱۳) الجوزجانی نے کہا: " أسد بن عمرو و أبو يوسف و محمد بن الحسن واللؤلوي قد فرغ الله منهم " یعنی اسد بن عمرو وابو یوسف ومحمد بن الحسن واللؤلؤی سے اللہ نے ہمیں نجات دے دی ہے۔

(احوال الرجال: ۹۶۔۹۹ ص ۷۶۔۷۷)

(۱۴) ابن الجوزی نے اسے کتاب الضعفاء والمتروکین میں ذکر کیا (۱/ ۲۰۲ ت ۸۲۱)

(۱۵) ابن الاثیر نے کہا: " وهو ضعيف في الرواية جداً كذبه غير واحد .. وكان فقيهاً كبيراً " اور وہ روایت میں سخت ضعیف ہے، کئی (علماء) نے اسے کذاب کہا ہے، اور وہ بڑا فقیہ تھا (غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء ۱/ ۲۱۳ ت ۹۷۵)

(۱۶) ذہبی نے کہا: " لم يخرجوا له في الكتب الستة لضعفه وكان رأساً في الفقه " اس کے ضعیف ہونے کی وجہ سے محدثین نے کتب ستہ میں اس سے روایت نہیں لی اور وہ فقہ میں سردار تھا (العبر فی خبر من غبر ۱/ ۲۷۰ وفیات ۲۰۴ھ)

(۱۷) ابن عدی نے کہا: " والكلام فيه وعليه فضل وهو ضعيف كما ذكره ابن نمير وغيره أنه كان يكذب على ابن جريج " (الکامل ۲/ ۷۳۲)

(۱۸) حافظ السمعانی نے کہا: " وكان الناس تكلموا فيه وليس في الحديث بشيء " (الانساب ۵/ ۱۴۶)

(۱۹) ابن شاہین نے اسے تاریخ أسماء الضعفاء والکذابین میں ذکر کیا (ص ۷۲ ترجمہ: ۱۱۸)

(۲۰) حافظ الہیثمی نے کہا: " وفيه الحسن بن زياد اللؤلوي وهو متروك " (مجمع الزوائد ۶/ ۲۶۲)

ان بیس (۲۰) محدثین کے مقابلے میں "سیرت (حسین بن) منصور حلاج" کے مصنف ظفر احمد تھانوی عثمانی دیوبندی نے لکھا